احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 4 مئی 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر100 جمعرات۔4 ذوالحجہ ۔1415ھ ' 4 ہجرت 1374ہش ' 4 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچائی اختیار کرو

سچائی اختیار کرو۔ سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکا دے سکتا ہے۔ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش کی جاتی ہیں۔ نہایت بد بخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں تب وہ جلد ہلاک کیا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

کامل طور پر جب تقویٰ کا کوئی مرحلہ باقی نہ رہے تو پھر یہ اولیاء اللہ میں داخل ہو جاتا ہے اور تقویٰ حقیقت میں اپنے کامل درجہ پر ایک موت ہے کیونکہ جب نفس کی سارے پہلوؤں سے مخالفت کرے گا تو نفس مرجاوے گا۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ (موت آنے سے پہلے مرجاؤ) نفس توسن گھوڑے کی طرح ہوتا ہے اور جو لذت تبتل اور انقطاع میں ہوتی ہے اس سے بالکل ناآشنا ہوتا ہے۔ جب اس پر موت آجاوے گی تو چونکہ خلا محال ہے اس لئے دوسری لذات جو تبتل اور انقطاع میں ہوتی ہیں شروع ہو جائیں گی۔ یہی وہ بات ہے جس کی ہماری ساری جماعت کو ہر وقت مشق کرنی چاہئے۔ جیسے بچے جب تختیوں پر بار بار لکھتے ہیں تو آخر خوش نویس ہو جاتے ہیں۔

(اور جو لوگ ہم سے ملنے کے لئے مجاہدہ کرتے ہیں) میں مجاہدہ سے مراد یہی مشق ہے کہ ایک طرف دعا کرتا رہے دوسری طرف کامل تدبیر کرے آخر اللہ تعالیٰ کا فضل آجاتا ہے اور نفس کا جوش و خروش دب جاتا اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور ایسی حالت ہو جاتی ہے جیسے آگ پر پانی ڈال دیا جاوے۔ بہت سے انسان ہیں جو نفس امارہ ہی میں مبتلا ہیں۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۷۱)

فضیلت اسی میں ہے کہ قاطع سے تعلق رکھا جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ہر نیکی اپنی مختلف شاخیں رکھتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر نیکی کو اس طرح تفصیل سے بیان فرماتے ہیں کہ اس کی جڑوں کے اوپر بھی روشنی ڈالتے ہیں اس کے تنے پر بھی روشنی ڈالتے ہیں اس کے رنگ اس کی خوشبو اس کے پھول پتوں پر' جو شاخیں پھیلتی ہیں ان کی بھی پیروی فرماتے ہیں۔ ہر بات کو پوری طرح کھول کر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ فرماتے ہیں بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے۔ اور اکثر معاشرے کی خرابیوں میں جب تحقیق کی جاتی ہے تو کہتے ہیں اس نے تعلق توڑا ہے۔ اس نے کاٹا ہے۔ وہ ذمہ دار ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ ٹھیک ہے تم نے نہیں توڑا۔ جس نے توڑا ہے اس سے تعلق رکھو گے تو پھر تم میرے نزدیک صاحب فضیلت ہو۔ جو تعلق قائم رکھتا ہے اس سے تعلق قائم رکھنا کونسی فضیلت ہے۔ تعلق کے جواب میں تو تعلق خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ غیر بھی اگر آپ سے پیار کا اظہار کرے تو آپ کو فوری طور پر اس سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ رستہ چلتے مسافر سے کسی سے آپ پیار سے بات کرلیں تو وہ آپ سے ایک تعلق قائم کر لیتا ہے۔ اس لئے یہ بہت بڑی حکمت کی بات ہے۔ فرمایا بڑی فضیلت یہ ہے کہ قطع تعلق وہ کر رہا ہے اور تو اس سے تعلق رکھے۔ اس کو فضیلت کہتے ہیں اور یہی چیز ہے جو اگر اپنالی جائے تو معاشرے سے بہت بڑے فسادات ختم ہو جائیں۔ بہت تکلیف دہ واقعات رونما ہوتے ہیں اور ان میں سے مختلف وجوہات ہیں جو بعض میں بیان کر چکا ہوں۔ ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ اس نے پہل کی اس نے ہم سے منہ موڑا۔ اس نے فلاں رشتے پہ ہمیں بلایا نہیں اس کا حق تھا اپنی بہن کا خیال رکھتا۔ س نے تعلق کاٹ لیا۔ ہم کیوں ایسی بات کریں

سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

یعنی وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی سرگرانی کرے گا تو اگر ہم نے سر جھکایا تو ہم ہلکے سر والے کہلائیں گے۔ یہ شاعری کی باتیں۔ فضول بیہودہ' اعلیٰ اخلاق کے مضامین نہیں

باقی صفحہ ۷ پر

دوسروں کیلئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب وکیل التصنیف تحریر فرماتے ہیں

خاکسار کی بھانجی کی بیٹی عزیزی نصرت الطاف صاحبہ بنت عزیزم محمد الطاف صدیقی صاحب آف سیالکوٹ کے نکاح ہمراہ عزیزم بشیر الدین خان صاحب ابن مکرم حمید الدین خان صاحب آف جرمنی کا اعلان بعوض بارہ ہزار جرمن مارک محترم محمد انور قریشی صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۲۴۔ مارچ ۹۵ء کو احمدیہ بیت (کبوتراں والی) میں کیا۔

عزیزی نصرت الطاف صاحبہ ڈاکٹر محمد احسان ترک صاحب (وفات یافتہ) کی پوتی اور شیخ عبدالکریم صاحب (وفات یافتہ) آف گجرات کی نواسی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے نہایت درجہ مبارک کرے۔

ولادت

مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی دفتر PS لندن سے اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۸/۴/۹۵ کو اللہ تعالیٰ نے محترم بشیر احمد خاں رفیق صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن کے بیٹے مکرم منیر احمد خان رفیق اور بی بی سعدیہ کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی محترمہ صاجزادی بی بی امتہ الجمیل صاحبہ اور محترم ناصر احمد صاحب سیال کی نواسی ہے۔ قارئین سے بچی اور والدین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احمدیہ ٹی وی کے نئے اوقات کار

○ احمدیہ ٹی وی کے اعلان کے مطابق احمدیہ ٹی وی کی نشریات کے نئے اوقات تا اطلاع ثانی پاکستانی وقت کے مطابق صبح ۱۱ بجے سے رات ۱۱ بجے تک ہونگے۔ احباب مطلع رہیں۔

امداد مستحق مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں اور صدر انجمن احمدیہ اس کے لئے بہت ہی مدد کرتی ہے۔ مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس مد میں عطیات دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

4- ہجرت ۱۳۷۴ ہش 4 - مئی ۱۹۹۵ء

نیکی۔ خدا کے لئے۔

اگرچہ انسان سے غلطی بھی سرزد ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ انسانی فطرت کی بنیاد نیکی پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ اکثر لوگ اپنی زندگی کا اکثر حصہ نیکیوں میں گزارتے ہیں۔ اپنے ماں باپ سے نیک سلوک۔ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک۔ اپنے دوستوں سے نیک سلوک۔ کسی کو برا بھلا نہیں کہتے۔ لین دین کے معاملات میں بھی ٹھیک ہوتے ہیں۔ یہ سب کچھ ایسی باتیں ہیں جنہیں نیکی کا نام دیا جاسکتا ہے۔ لیکن نیکیاں بھی بعض لوگ صرف اور صرف خدا کے لئے کرتے ہیں تاکہ خداتعالیٰ ان سے راضی ہو جاوے۔ اور بعض لوگ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے کرتے ہیں کہ لوگ ان سے خوش رہیں۔ بعض لوگ محض اس لئے نیکیاں کرتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہی کچھ کرنا چاہئے۔ وہ منطق اور فلسفے کو سامنے رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نیکی کرنا ہی اچھی بات ہے۔ نہ وہ کسی کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور نہ انہیں اس بات کی پرواہ ہوتی ہے کہ ان سے کون ناراض ہو جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نیکی اپنی جگہ پر نیکی سہی لیکن اس کی اہمیت اس بات سے منسلک ہے کہ وہ اپنے محبوبِ حقیقی اور مربیِ حقیقی یعنی اپنے خالق و مالک کو راضی کرنے کے لئے کی جاوے۔ انسان نیکی اس لئے کرے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم ہر شخص سے نیکی کریں۔ ہر شخص سے اچھا سلوک کریں۔ اور ہر بات میں غلط طریق کو چھوڑ کر صحیح طریق استعمال کریں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہماری ہر نیکی کی اہمیت بڑھ جائے گی اور ہماری ہر نیکی کا نتیجہ عام نیکیوں کی نسبت زیادہ اچھا نکلے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں۔

"دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خداتعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے۔ بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے۔ اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوبِ حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہو جاوے۔ کیونکہ جو اس سے کم تر خیال ہے۔ وہ ٹھوکر کی جگہ ہے"

جو لوگ دین کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور وہ یہ جانتے ہیں کہ ہر کام خدا کے لئے اور خدا کے حکم کے ماتحت کرنے سے دین کا کام بن جاتا ہے وہ ہمیشہ نیکیوں پر مائل رہتے ہیں اور نیکیوں کا خیال انہیں خداتعالیٰ سے زیادہ قریب کر دیتا ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ ایک کام اس خیال سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ایسا کیا جائے۔ اس خیال سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے دوست اس سے خوش ہوں۔ لیکن اگر وہ اس خیال سے کیا جائے کہ ہمارا خالقِ حقیقی ہم سے خوش ہو وہ چاہتا ہے کہ ہم ایسا کریں تو یقیناً ہمارا وہ کام حقیقی نیکی کہلائے گا۔ ایسی نیکی جو خداتعالیٰ کو پسندیدہ ہے اور جو انسان کو خداتعالیٰ کا قرب عطا کرتی ہے۔

ہے طرزِ گفتگو میں میسّر تمہیں کمال
میں خامشی میں آپ ہی اپنی مثال ہوں
کیوں بار بار پوچھ رہے ہو مرا سوال
تم جانتے ہو مَیں تو لبِ بے سوال ہوں

ابوالاقبال

غزل

دل کو ہم آپ پہ قربان نہ ہونے دیں گے
مشکلِ عشق کو آسان نہ ہونے دیں گے

شرحِ بربادیٔ دِل۔ دل میں رہے گی مدفُون
اِس ستمگر کو پشیمان نہ ہونے دیں گے

جن خیالوں میں بسی ہے تری زُلفوں کی مہک
اُن خیالوں کو پریشان نہ ہونے دیں گے

دل بہل جائے گا اِک آدھ تسلّی سے ضرور
ہم ترے وعدوں کو بے جان نہ ہونے دیں گے

ہم ترے شہر کے گُنجان گلی کُوچوں کو
جنگلوں کی طرح سُنسان نہ ہونے دیں گے

ہر حسیں شکل میں تسکین کے پہلو ڈھونڈے
دل کو ہم اِتنا بھی نادان نہ ہونے دیں گے

ڈوب جائے نہ کہیں اہلِ وفا کی توقیر
قطرۂ اَشک کو طُوفان نہ ہونے دیں گے

دِل میں ہر لحظہ رہے گا تری آنکھوں کا سُرور
اِس خرابات کو ویران نہ ہونے دیں گے

بات اتنی ہے کہ مَیں دیکھ لوں اُن کو ثاقبؔ
بات یہ اُن کے نگہبان نہ ہونے دیں گے

ثاقب زیروی

اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے

دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو۔ اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

ھر کہ دُور از نگار خواھد ماند
نفسِ دُوں را شکار خواھد ماند

جو شخص محبوب سے دور رہے گا۔ وہ ہمیشہ نفسِ دنی کا شکار رہے گا

گر ترا آرزوئے دیدار است
پاک دل شو نہ مشکل ایں کار است

اگر تجھے دیدار کی خواہش ہے تو پاک دل ہو جا۔ یہ بات مشکل نہیں ہے

ایں مراد از خرد چہ مے جوئی
وحیِ حق شوید از سیہ روئی

تو اس مراد کو عقل کے زور سے کیا ڈھونڈتا ہے۔ خدا کی وحی ہی منہ کی کالک کو دھو سکتی ہے

ایں خرد جملہ خلق مے دارند
ناز کم کن کہ چوں تو بسیار اند

عقل تو سارے جہان کے پاس ہے اس پر فخر نہ کر کیونکہ تیرے جیسے بہتیرے پڑے پھرتے ہیں

چارۂ دل کلام دلدار است
ھرچہ غیرش کنند بیکار است

دل کا علاج تو دلدار کا کلام ہے اس کے سوا جو علاج بھی لوگ تجویز کریں وہ فضول ہے

زھرِ فرقت چشی و ناکامی
باز منکر ز وحی و الہامی

تو جدائی کا زہر چکھ رہا ہے اور نامراد ہے مگر پھر بھی وحی و الہام سے منکر ہے

جانِ تو برلب از نخوردنِ آب
باز از آبِ زندگی روتاب

پانی نہ پینے سے تو جاں بلب ہو رہا ہے۔ پھر بھی آب حیات سے روگردان ہے

ذاروئے ہر شکے کہ در دلہاست
آں بدار الشفاءِ وحیِ خداست

ہر اس شک کا علاج جو دلوں میں پیدا ہو وہ خدا کی وحی کے شفاخانہ میں ہے

ھست بر عقل منّتِ الہام
کہ ازو پخت ہر تصوّرِ خام

عقل پر الہام کا احسان ہے کہ اس کی برکت سے ہر کمزور خیال پختہ ہو جاتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ ہر شخص جو اپنے محبوب یعنی خدا تعالیٰ سے دور رہتا ہے وہ ہمیشہ اپنی سفلی خواہشات کا شکار بنتا ہے۔ کیونکہ انسان کو اوپر اٹھانے والی اور بہتر زندگی سے ہمکنار کرنے والی ذات تو خدا تعالیٰ ہی کی ہے۔ اگر تجھے اس بات کی خواہش ہے کہ تُو خدا تعالیٰ کو دیکھے تو لازم ہے کہ اپنے دل کو پاک کرے۔ جس شخص کا دل پاک ہو اس کے لئے خدا تعالیٰ کو دیکھنا مشکل نہیں ہوتا۔ عام طور پر انسان خدا تعالیٰ کو عقل کے ذریعے تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب تک اس کی باتوں کا جواب حق تعالیٰ کی طرف سے نہ آئے۔ یا حق تعالیٰ خود اس سے کوئی بات نہ کہے۔ اس وقت تک وہ اپنی یہ مراد کسی طرح بھی نہیں پا سکتا۔

انسان اپنی عقل کے زور پر خدا تعالیٰ کو تلاش کرنے کی جو کوشش کرتا ہے، حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ عقل تو ساری دنیا کے پاس موجود ہے۔ تُو اپنی عقل پر کیوں اتنا نازاں ہے۔ اگر صرف عقل ہی سے انسان خدا تعالیٰ کو پا سکتا تو چونکہ دنیا کا ہر شخص عقل رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کو پانے کے قابل ہو جاتا۔ لیکن ہر شخص تو یقیناً خدا تعالیٰ کو نہیں پاتا۔ حضرت صاحب اس بات کی طرف پھر توجہ دلاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے کوئی بھی نسخہ جو دنیادار تجویز کریں وہ بے معنی ہو گا۔ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی انسان کو اپنی طرف بلا سکتا ہے۔ اور جب وہ انسان سے بولتا ہے تو انسان اسے پہچان بھی لیتا ہے اور اسے پا بھی لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دور رہنا ایک زہر ہے جو انسان کی زندگی میں گھلتی ہے اس کا علاج صرف اور صرف یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اسے بلائے اور اس سے بات کرے۔

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اسی سلسلے میں فرماتے ہیں کہ چونکہ تو اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ آب حیات نہیں پیتا اس لئے تو جاں بلب ہے۔ مرنے کے قریب پہنچ جاتا ہے لیکن چونکہ تو اللہ تعالیٰ کے آبِ حیات کو پہچانتا نہیں اس لئے تو اس سے روگرداں رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس آبِ حیات کو پہچاننے کی توفیق دے اور کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی ہم میں اور اللہ تعالیٰ میں جدائی واقع نہ ہو۔ وہ ہم سے باتیں کرے۔ ہم اس سے باتیں کریں۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے وجود کو اور اس کی صفات کو پہچاننے لگیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم سے باتیں کرے جیسا کہ وہ ہماری دعاؤں کا جواب دیتا ہے تو اس کی برکت سے ہمارا ہر کمزور خیال بھی پختہ اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قرآن شریف میں ایسی تعلیمیں ہیں کہ جو خدا کو پیارا بنانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ کہیں اس کے حسن و جمال کو دکھاتی ہیں اور کہیں اس کے احسانوں کو یاد دلاتی ہیں۔ کیونکہ کسی کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے دل میں بیٹھتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے۔ کوئی بھی اس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا۔ اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبداء ہے تمام مخلوق کا اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا۔ اور مالک ہے تمام جزا سزا کا اور مرجع ہے تمام امور کا۔ اور نزدیک ہے باوجود دوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے۔ وہ سب سے اوپر ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ سب چیزوں سے زیادہ پوشیدہ ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس سے کوئی زیادہ ظاہر ہے۔ وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ زندہ ہے۔ وہ قائم ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ قائم ہے۔ اس نے ہر ایک چیز کو اٹھا رکھا ہے اور کوئی چیز نہیں جس نے اس کو اٹھا رکھا ہو۔ کوئی چیز نہیں جو اس کے بغیر خود بخود پیدا ہوئی ہے۔ یا اس کے بغیر خود بخود جی سکتی ہے۔ وہ ہر ایک چیز پر محیط ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ کیسا احاطہ ہے۔ وہ آسمان اور زمین کی ہر چیز کا نور ہے۔ اور ہر ایک نور اسی کے ہاتھ سے چمکا اور اسی کی ذات کا پرتو ہے۔ وہ تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ کوئی روح نہیں جو اس سے پرورش نہ پاتی ہو۔ اور خود بخود ہو۔ کسی روح کی کوئی قوت نہیں جو اس سے نہ ملی ہو اور خود بخود ہو۔ اور اس کی رحمتیں دو قسم کی ہیں (۱) ایک وہ جو بغیر سبقت عمل کسی عامل کے قدیم سے ظہور پذیر ہیں۔ جیسا کہ زمین اور آسمان اور سورج اور چاند اور ستارے اور پانی اور آگ اور ہوا اور تمام ذرات اس عالم کے جو ہمارے آرام کے لئے بنائے گئے۔ ایسا ہی جن جن چیزوں کی ہمیں ضرورت تھی۔ وہ تمام چیزیں ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہمارے لئے مہیا کی گئیں۔ اور یہ اس وقت کیا گیا جب کہ ہم خود بخود موجود نہ تھے۔ نہ ہمارا کوئی عمل تھا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سورج میرے عمل کی وجہ سے پیدا کیا گیا یا زمین میرے کسی شدہ کرم کے سبب سے بنائی گئی۔ غرض یہ وہ رحمت ہے جو انسان اور اس کے عملوں سے پہلے ظاہر ہو چکی ہے۔ جو کسی عمل کا نتیجہ نہیں۔

(۲) دوسری رحمت وہ ہے جو اعمال پر مترتب ہوتی ہے اور اس کی تصریح کی کچھ ضرورت نہیں۔ ایسا ہی قرآن شریف میں وارد ہے کہ خدا کی ذات ہریک عیب سے پاک ہے اور ہر ایک نقصان سے مبرا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ انسان بھی اس کی تعلیم کی پیروی کر کے عیبوں سے پاک ہو۔ اور وہ فرماتا ہے (-) جو شخص اس دنیا میں اندھا رہے گا اور اس ذات بے چوں کا اس کو دیدار نہیں ہو گا وہ مرنے کے بعد بھی اندھا ہی ہو گا۔ اور تاریکی اس سے جدا نہیں ہو گی۔ کیونکہ خدا کو دیکھنے کے لئے اسی دنیا میں حواس ملتے ہیں۔ اور جو شخص ان حواس کو دنیا سے ساتھ نہیں لے جائے گا۔ وہ آخرت میں بھی خدا کو دیکھ نہیں سکے گا۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے صاف سمجھا دیا ہے کہ وہ انسان سے کس ترقی کا طالب ہے۔ اور انسان اس کی تعلیم کی پیروی سے کہاں تک پہنچ سکتا ہے۔

☆ "بچپن ہی سے ان واقفین (نو) بچوں کی جنرل نالج بڑھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہئے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر احمد ڈار - لندن

کاسرِ سحر

یہ ۱۹۴۷ء کا واقعہ ہے جبکہ میں ٹانگانیکا (اب تنزانیہ) کے شہر دار السلام میں متعین تھا۔ یہ ایک بہت خوبصورت شہر ہے اس کی ابتداء ۱۸۶۲ء میں ہوئی جبکہ سلطان زنجبار نے اس جگہ پر ایک چھوٹے سے گاؤں Mzizina کو جہاں چند مچھیرے رہتے تھے اسے آباد کر کے وہاں اپنے لئے ایک محل تعمیر کروا دیا۔ عربوں نے جو یہاں تجارتی اغراض کے لئے آیا کرتے تھے اس جگہ کے امن اور خوبصورتی کے پیش نظر اس جگہ کا نام "دار السلام" رکھ دیا۔ وہاں "جرمن ایسٹ افریقہ کمپنی" کو تجارتی مراعات دے دیں جہاں سے وہ مال برآمد کیا کرتی تھی ان دنوں جنوبی ٹانگا نیکا پر جرمنوں کی حکومت تھی۔ ۱۸۸۹ء میں شاہی جرمن حکومت نے ان مراعات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دار السلام میں اپنی فوجیں متعین کر دیں اور ۱۸۹۱ میں وہاں قبضہ کر کے جرمنوں نے ٹانگا نیکا کا دار الخلافہ Bagamoyo جو دار السلام سے ۴۰ میل جنوب میں ہے۔ دار السلام منتقل کر دیا۔ ۱۷-۱۹۱۴ء کی جنگ میں برطانیہ نے دار السلام پر قبضہ کر کے وہاں سے سارا ٹانگانیکا جرمنوں سے فتح کر لیا۔ ۱۹۶۱ء میں جب ٹانگانیکا آزاد ہو گیا تو دار السلام اس کا دار الخلافہ رہا۔ ۱۹۶۴ء میں جب ٹانگانیکا اور زنجبار آپس میں مل گئے اور یہ ملک تنزانیہ کہلانے لگا تو اس کا دار الخلافہ دار السلام ہی رہا۔

یہ ہے وہ شہر دار السلام جہاں ۱۹۴۷ء میں جب میں وہاں سی آئی ڈی میں متعین تھا تو ایک صبح میرے افسر اعلیٰ نے مجھے اپنے دفتر میں بلایا۔ وہ متفکر معلوم ہوتا تھا۔ علیک سلیک کے بعد کہنے لگا۔ مسٹر ڈار۔ ہمیں ایک بہت مشکل کا سامان کرنا پڑ گیا ہے۔ اس معاملہ سے نجات بھی حاصل کرنی ضروری ہے مگر کوئی ایسا قانون نہیں جس کو بروئے کار لاتے ہوئے وہ مشکل حل کی جا سکے ان دنوں دار السلام کا شہر Municipal Authority تھا۔ اور اس کا سربراہ جو ایک سرکاری ملازم تھا اس کا نام ابھی تک مجھے یاد ہے Mr Helps تھا وہ اس اتھارٹی کا سربراہ تھا اس کے ساتھ چھ نامزد ارکان کمیٹی کا کام کرتے تھے ان کا صدر بھی حکومت کا نامزد فرد ہوتا تھا۔ اس کمیٹی کے اختیارات میونسپل حدود تک محدود تھے۔ اس کے باہر کا علاقہ مقامی نمبردار یعنی (Headman) کے ماتحت آتا تھا۔ ۔وظاہر ہے کہ افریقن ہوتا تھا۔

چند ہفتہ سے ایک افریقن (Witch doctor) یعنی جادوگر یا افریقن جو ٹونے جادو سے لوگوں کا علاج کرتے ہیں اس نے وہاں آکر ڈیرہ لگا لیا۔ مگر اس نے یہ ڈیرہ میونسپل حدود سے چند گز باہر لگایا۔ معلوم نہیں یہ عمداً ایسا کیا گیا تھا یا اتفاقاً ایسا ہوا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میونسپل اتھارٹی کو اس علاقہ میں جہاں اس نے اپنا کیمپ لگایا تھا کوئی اختیار نہیں تھا۔ دوسری طرف افریقن لوگ اتنے توہم پرست ہوتے ہیں کہ مقامی ہیڈ مین (Headman) کو اتنی جرأت نہ تھی کہ وہ اس Witch Doctor کو وہاں سے نکالے افریقن لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ اگر کوئی شخص Witch Doctor کی مرضی کے خلاف کوئی بات کرے وہ اس کے جادو کے عمل سے یقیناً مر جائے گا۔ اس جادوگر نے لوگوں کا علاج شروع کر دیا اور اس کی شہرت اس قدر ہو گئی کہ دور دور سے افریقن لوگ وہاں آنے شروع ہو گئے اور وہ کیمپ ایک گاؤں کی صورت اختیار کر گیا۔ کیونکہ وہاں کوئی بیت الخلاء وغیرہ نہیں تھا اس لئے لوگ جہاں چاہتے رفع حاجت کے لئے چلے جاتے اس لئے وہاں کا ماحول صحت کے لئے ایک خطرہ کی صورت اختیار کر گیا نیز ہر طرف کوڑا اور گند کے انبار لگنے شروع ہو گئے۔ ایک طرف میونسپل اتھارٹی تھی جس کا اس علاقہ پر کوئی اختیار نہ تھا اس لئے وہ اس Witch Doctor کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکتی تھی۔ دوسری طرف اس علاقہ کا افریقن نمبردار جو کسی صورت میں اس جادوگر کے خلاف کسی قسم کا قدم اٹھانے کو تیار نہ تھا۔ جیسے پہلے ذکر ہو چکا ہے اسے ڈر تھا کہ اگر اس نے کوئی قدم اٹھایا تو وہ مر جائے گا۔

یہ تھی وہ مشکل جس کا ذکر مجھ سے میرے افسر اعلیٰ نے کیا اور کہا کہ کوئی ایسی صورت نکالو کہ یہ جادوگر یہاں سے چلا جائے ورنہ یہاں وباء پھیل جانے کا ڈر ہے میں نے اس کی "فریاد" نہایت "ادب" سے سنی اور کہا کہ میں جلد کوئی بندوبست کروں گا۔

۱۹۳۴-۱۹۲۹ء کے عرصہ میں جن لوگوں نے قادیان سے تعلیم حاصل کی تھی ان میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ عاجز بھی شامل ہے ہم لوگ اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہیں کہ ان کے اساتذہ میں زیادہ اساتذہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے اور قادیان میں ہر پانچ افراد میں سے ایک حضرت بانی سلسلہ کا رفیق تھا۔ اور یہ بزرگ ہمیں اپنے بچوں کی طرح سمجھتے تھے اور نہایت احسن رنگ میں ہماری تربیت کرتے۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے جس پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جائے وہ کم ہو گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری بنیادیں بہت مضبوط ہو گئیں اور شرک اور توہمات ہم پر قابض نہیں ہو سکتی تھیں۔ یہ ایک ایسا عنصر ہے جس نے مجھے یہ مشکل حل کرنے کی توفیق دی چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو شامل حال رکھ کر میں نے اس Witch Doctor کو اپنے دفتر آنے کو کہا مگر اس سے چند دن پہلے میں نے اس کے کیمپ کا دورہ کیا۔ وہاں گھاس پھوس کی جھونپڑیوں کا ایک گاؤں ابھر آیا تھا۔ اور ہر طرف گندگی کے انبار لگے ہوئے تھے اور اسی طرح کھانے کے سٹال جن میں حفظان صحت کا کوئی لحاظ نہ تھا جگہ جگہ لگے ہوئے تھے۔ ہر کوئی کوشش کر رہا تھا کہ جس قدر جلدی ہو سکے اس جادوگر ڈاکٹر سے اس کی ملاقات ہو جائے۔ میں نے اپنے افریقن C.I.D کے عملہ کے ساتھ متعفن ماحول میں خوب سیر ہو کر دورہ کیا۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس Witch Doctor اور چند افراد کی ایک ٹیم ہے جو لوگوں میں مریض بن کر گھوم رہی ہے اور باتوں باتوں میں ان کی مشکلات دریافت کر کے اس جادوگر کو مطلع کر دیتی ہے۔ اس پر وہ جادوگر پہلے ان لوگوں کو بلاتا اور جو قطار میں آگے ہوتے انہیں نظرانداز کر دیتا۔ جونہی وہ "مریض" اس Witch Doctor کے پاس جاتے پیشتر کہ وہ اسے اپنی مرض کے متعلق مطلع کرتے وہ خود انہیں ان کی مشکل کے متعلق بتاتا کہ تمہاری یہ مشکل اور یہ تکلیف ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو اس پر اور زیادہ یقین ہوتا جاتا تھا۔ وہ کچھ جادو ٹونا کرتا۔ یعنی ایک چھڑی ہوتی جس پر موتی وغیرہ لگے ہوئے تھے اسی کے گرد گھاس کے کچھ پتے کھانے کے لئے دے دیتا اور اپنی فیس جو دو شلنگ ہوتے وصول کر لیتا۔ اس طرح اس کی شہرت اور تیز ہوتی جاتی اور یہ گاؤں اور بڑا ہوتا جاتا اور حکومت کی مشکل اور بڑھتی جاتی۔

جیسے پہلے ذکر کیا جا چکا ہے مقامی نمبردار کوئی قدم اٹھانے کے لئے تیار نہ تھا۔ اگر وہ چاہتا تو اسے وہاں سے چلے جانے کا حکم دے سکتا تھا اور اگر وہ انکار کرتا تو وہ پولیس سے مدد حاصل کر سکتا تھا۔ مگر اس کو یہ وہم تھا کہ اگر اس نے کوئی قدم اٹھایا تو اس کی موت یقینی ہے۔ ایک دن میں نے اس جادوگر کو اپنے دفتر میں بلایا چنانچہ وہ وقت مقررہ پر آ گیا مگر اس کے ساتھ ایک بڑا ہجوم بھی آیا۔ میرا دفتر عمارت کی پہلی منزل پر تھا۔ چنانچہ اس منزل کی سیڑھیوں اور نچلے حصہ میں آدمی ہی آدمی نظر آنے لگے۔ میں نے اسے اور اس کے خاص آدمیوں کو دفتر کے اندر بلا لیا۔ اس Witch Doctor کو میں نے اپنے بالمقابل بٹھا لیا۔ اور اس نے باتیں شروع کر دیں یہ وہ زمانہ تھا جب شیشے کے ایسے گلاس نکلے تھے کہ اگر انہیں زمین پر یا دیوار پر پھینکا جائے تو وہ ٹوٹتے نہیں تھے بشرطیکہ انہیں ایک خاص زاویہ سے نہ پھینکا جائے۔ مجھے اس زاویہ کا علم تھا اس کے آنے سے پہلے میں نے ایک ایسا گلاس خرید کر اپنے میز کے دراز میں رکھ لیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ دیکھو میاں جادوگر۔ یہ درست ہے کہ آپ ایک اعلیٰ پایہ کے Doctor ہیں اور اپنے کام میں بہت ماہر ہیں۔ مگر شائد تمہیں علم نہیں کہ میں بھی اس قسم کا (Mchawi) یعنی Witch Doctor ہوں۔ اس لئے بہتر ہے ان تمام لوگوں کی موجودگی میں ہمارا مقابلہ ہو جائے۔ یہ ایک ایسی بات تھی جس کی اس کو توقع نہ تھی۔ میں اس کے چہرہ سے دیکھ رہا تھا کہ وہ سخت مشکل میں ہے۔ نہ وہ ہاں کر سکتا تھا اور نہ ہی نہ۔ میں نے اس کو پھر للکارا۔ اور اس کے تمام حواری اب اس کی طرف نہایت غور سے دیکھ رہے تھے اور یہ سمجھ رہے تھے کہ ان کا جادوگر مقابلہ پر آمادہ ہو جاویگا اس کو اس حالت میں دیکھ کر میں نے اسے Psychological لات رسید کی۔ فوراً وہ گلاس میز کی دراز سے نکالا۔ اور زور سے میز پر رکھتے ہوئے اسے للکارتے ہوئے کہا۔ کہ دیکھو یہ شیشہ کا گلاس ہے۔ آپ اس پر جادو کر کے اسے زمین پر پھینکو مگر ٹوٹے نہیں ورنہ میں تمہیں یہ کر کے دکھا دوں گا۔ میرے اس چیلنج نے اسے اور ذہنی کوفت میں ڈال دیا۔ پیشتر کہ وہ اپنے آپ کو سنبھال سکتا۔ میں نے وہ گلاس اٹھا کر فرش پر اس طریق سے پھینکا کہ وہ ٹوٹا نہیں۔ اس پر حاضرین کے منہ سے ہلکی سی "ہو" کی آواز نکلی۔ اس پر میں نے اس شکست خوردہ جادوگر کو خدا حافظ کہا اور اسے رخصت کر دیا۔ اس کے ساتھ وہ ساری مخلوق نہایت ہی ششں و پنج کی حالت میں رخصت ہو گئی۔

جب حکومت کو میرے اس گر کا علم ہوا تو تمام متعلقہ افسران بہت حیران ہوئے اور پولیس کا اس مشکل سے نجات دلانے کا شکریہ ادا کیا۔ اس سارے کام میں میرا C.I.D کا افریقن عملہ میرا نہایت وفادار رہا مگر میں صاف محسوس کر رہا تھا کہ وہ بھی ڈرے ہوئے ہیں گو وہ سب مسلمان تھے۔

یہ ہے احمدیت کی برکت اور یہ ہے حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء کی تربیت کی برکت اور نتیجہ۔ اگر مجھے یہ نعمت میسر نہ ہوتی تو عین ممکن ہے کہ میں بھی اس جادوگر کا شکار ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ کی سادہ مخلوق کی خدمت سے محروم ہو کر اللہ تعالیٰ کا مجرم ٹھہرتا۔ یہ واحد واقعہ نہیں بلکہ میری چالیس سالہ پولیس سروس میں ایسے اور بھی بہت سے واقعات ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری رہنمائی فرمائی اور مجھے شرک کا شکار ہونے سے بچایا۔ اللہ تعالیٰ میرے ان اساتذہ کو جو اب سب خدا کو پیارے ہو چکے ہیں بہت بلند درجات عطا کرے۔ میری نونہالان جماعت سے استدعا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ ہماری ہدایت اور رہنمائی کے لئے اپنی کتب میں ایک بہت بڑا ذخیرہ چھوڑ گئے ہیں۔ ان کتب کا کثرت سے اور بار بار مطالعہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ضرور رہنمائی فرمائے گا۔

☆ "واقفین (نو) بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

حضرت حافظ حامد علی صاحب

حضرت حافظ حامد علی صاحب ولد شیخ فتح محمد صاحب موضع تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور کے باشندے تھے۔ یہ موضع قادیان سے چھ میل کے فاصلے پر جانب شمال مغرب واقع ہے۔ آپ کا رنگ گندم گوں' جسم دبلا پتلا' قد میانہ' داڑھی گھنی نہ تھی بلکہ صرف کلوں پر' بشرے پر متانت کے ساتھ تعلق باللہ کے آثار نمایاں تھے۔ والد صاحب محترم اور والدہ صاحبہ دونوں رفقائے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سے تھے۔

اگرچہ آپ اپنے آپ کو گگے زئی کہتے تھے اور اس قوم سے آپ کے تعلقات قرابت قائم ہیں مگر حضرت امام جماعت الاول سے حضرت حافظ روشن علی صاحب روایت کیا کرتے تھے کہ حافظ حامد علی صاحب سید ہیں اور ان کا شجرہ نسب ملتان کے خاندان سادات سے ملتا ہے۔ اور گگے زئی اس طرح مشہور ہوئے کہ ان کے کوئی بزرگ اپنے ننہال گگے زئیوں میں یہاں آرہے تھے۔ اس لئے سادات کی بجائے گگے زئی کہلائے انہیں اس بات پر فخر اور ناز تھا کہ میں احمدی ہوں۔ اور اس وقت سے احمدی ہوں کہ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی دنیا کی نظروں سے پوشیدہ تھے۔ ان کی نظر میں عزت و احترام کا معیار نسب نہ تھا بلکہ تقویٰ تھا۔

موضع مذکور میں آپ کی کسی قدر زمینداری تھی جو جدی طور پر ورثہ میں پائی تھی۔ خاندانی حالات کے ماتحت آپ پہلے ہل بھی چلایا کرتے تھے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم اس زمانے کے دستور کے مطابق مسجد کے مکتب میں ہوئی جہاں حافظ محمد جمیل صاحب استاد تھے۔ جن سے آپ نے قرآن شریف پڑھا۔ اور حفظ کیا۔

حافظ محمد جمیل صاحب موصوف کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۱۸۷۸ء اور ۱۸۸۰ء کے درمیان کسی وقت ------ میں قرآن مجید سنانے کے لئے بلایا۔ حافظ حامد علی صاحب بھی اپنے استاد کے ساتھ قادیان تشریف لائے اور حضرت صاحب سے ملاقات کی۔ اور اختتام پر اپنے استاد کے ساتھ واپس چلے گئے اور پھر ایک عرصہ تک آپ کو قادیان آنے کا موقعہ نہ ملا۔ اسی عرصہ میں آپ کی شادی موضع کرالیاں ضلع گورداسپور میں ہو گئی۔ جس کے معاً بعد آپ کو خطرناک پیچش کی شکایت ہوئی جو بالآخر سنگ رہنی کی صورت میں تبدیل ہو گئی۔ دو اڑھائی سال میں مرض کے تسلسل نے آپ کو بہت نڈھال کر دیا۔

براہین احمدیہ کا اعلان ہو چکا تھا اس کی ایک یا دو جلدیں بھی شائع ہو چکی تھیں غالباً تیسری جلد مطبع میں تھی۔ حضرت صاحب خود ہی اس کے پروف اور کاپیاں دیکھنے کے لئے امرتسر تشریف لے جاتے تھے۔ ایک روز بعزم امرتسر ریل گاڑی میں سوار ہوئے۔ حافظ صاحب بھی سوار تھے۔ تا بٹالہ کے آگے دوسرے اسٹیشن جنتی پور اتر جائیں۔ انہوں نے اس موقعہ پر اپنی پرانی ملاقات کی تجدید کی اور حضرت صاحب کو یاد دلا دیا کہ میں اپنے استاد حافظ محمد جمیل صاحب کے ساتھ قادیان آیا تھا۔

حضرت صاحب بہت محبت اور شفقت سے پیش آئے اور ان کے چہرے کو دیکھ کر ان کی کمزوری اور بیماری کا حال دریافت کیا۔ حافظ صاحب نے بھی دل کھول کر اپنی داستان درد سنائی۔ حضرت صاحب نے از راہ ترحم فرمایا کہ اگر آپ قادیان آجائیں تو میں آپ کا علاج کروں گا چنانچہ آپ خوشی خوشی قادیان حاضر ہوئے اور حضرت صاحب نے علاج شروع فرمایا اور کئی سال کی مزمن مرض ہر روز کم ہونے لگی۔ اور ایک ہی ہفتے میں آپ کو بہت کچھ شفا ہو گئی۔ اور آپ نے گھر جانے کی اجازت چاہی مگر حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہاں ایک مہینہ تک قیام کرو۔ چنانچہ آپ ایک مہینہ کے لئے پھر ٹھہر گئے۔ اس عرصہ میں حضرت صاحب کی شفقت اور کامل ہمدردی نے آپ کو گرویدہ بنا لیا اور حضرت صاحب کی صحبت میں آپ کو ایک روحانی سرور محسوس ہونے لگا اور آپ نے اپنی حالت میں تبدیلی محسوس کی۔ دوسری طرف حضرت صاحب نے ان کے چہرے پر رشد و سعادت کے آثار دیکھے اور ان کے دل کو پڑھا کہ وہ ایک جوہر صادق لئے ہوئے ہیں اس لئے آپ نے فرمایا کہ حامد علی تم میرے پاس ہی رہ جاؤ۔ چنانچہ آپ نے اپنی خوش قسمتی اسی میں سمجھی کہ حضرت صاحب کی خدمت میں رہیں اور آپ حضرت صاحب کے پاس ہی رہ پڑے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس گھڑی کو کبھی نہیں بھول سکتا اور نہ اس شفقت و ہمدردی کو الفاظ میں بیان کر سکتا ہوں جس کا عملی اظہار حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے میرے ایام علالت میں کیا۔ اور میں نے دیکھا کہ اس شفقت و ہمدردی میں ہمیشہ اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اور میں ایک بصیرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہوں اور سچی شہادت کے اظہار کے لئے کہتا ہوں اس محبت و اخلاص شفقت و کرم کا نمونہ میں نے دنیا کے کسی رشتہ میں نہیں پایا جو میں نے حضرت صاحب کی طرف سے عملاً اپنے ساتھ دیکھا۔

سو والد محترم کی اجازت سے آپ قادیان کے ہو کر رہ گئے۔ حضرت صاحب کی صحبت سے عبادت کا ذوق و شوق اور دعاؤں کی عادت' خدا پر توکل و ایمان' دن بدن بڑھنے لگا۔ اور خدا کے وجود کے ساتھ تعلق پیدا کر کے انہوں نے خدا کو اترتے دیکھا۔ جب آپ نے حضرت صاحب کی خدمت کو اپنا شعار بنا لیا تو اس وقت کے حالات کے ماتحت حضرت صاحب نے آپ کی تنخواہ ایک روپیہ مقرر کی۔ جسے آپ نے بہت بڑی نعمت یقین کیا۔ فرمایا کرتے تھے کہ اس ایک روپیہ میں میں نے جو برکت دیکھی اس کے بعد کی زندگی میں بڑی بڑی ملازمتوں میں بھی میں نے اس برکت کو نہ پایا۔ حضرت صاحب خود ہی حالات کے تبدیل ہو جانے کے ساتھ ساتھ تنخواہ میں ترقی کر دیتے تھے۔ میں نے نہ کبھی ترقی کے لئے خواہش کی اور نہ درخواست۔

(محترم ملک صلاح الدین صاحب کی ایک کتاب سے ماخوذ)

Speaking and Hearing

The more I speak the more I know
That speaking does not pay
I say a lot of things unwanted
I do not say what I should say.

When I have said what goes amiss
The people take a note
Whene'er they want to prove my folly
'Tis me, they have to quote.

When I devote myself to hearing
And let the people talk
I find that I am safe and sound
To sit, stand and walk.

I take whate'er I wish to take
And leave the rest go by
My hearing is my personal hearing
There is none to know its how and why.

SONGS OF THE SOUL

بولنا اور سننا

جتنا زیادہ میں بولتا ہوں
مجھے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ بولنا کوئی زیادہ فائدہ مند نہیں
میں بہت سی ایسی باتیں کہہ جاتا ہوں
جو غیر ضروری ہیں
اور جو کچھ مجھے کہنا چاہئے وہ میں نہیں کہتا
جب میں کوئی غلط بات کہتا ہوں
تو لوگ اس کا نوٹس لیتے ہیں
اور جب وہ میری کوئی غلطی ثابت کرنا چاہتے ہیں
تو میری ہی کسی بات کو دوہراتے ہیں
جب میں سننے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیتا ہوں
اور لوگوں کو بولنے دیتا ہوں
تو میں یہ بات جان لیتا ہوں کہ میں بالکل محفوظ ہوں
کہیں بیٹھوں یا کھڑا رہوں یا چلنے لگوں
جو کچھ میں لینا چاہتا ہوں
ان کی باتوں سے لے لیتا ہوں
اور باقی باتیں چھوڑ دیتا ہوں
میرا سننا میرے اپنے قابو میں ہے
اور کوئی شخص مجھ سے اس کے متعلق کیسے اور کیوں کے سوال نہیں کر سکتا

محترمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی رحیم بخش صاحب فرماتی ہیں :-

ایک دفعہ میں قادیان گئی میرے ساتھ سلطان بی بی بھی تھیں۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا کہ بیت الدعا میں نفل پڑھا کرو چنانچہ میں جب بھی قادیان جاتی تو وہاں ضرور نفل ادا کرتی۔ ایک دفعہ میں اور سلطان بی بی اور ایک لڑکی گاؤں سے قادیان آئے حضرت صاحب کے ہاں خدمت کرنے والی دو اور عورتیں بھی ہمارے کہنے پر ہمارے ساتھ بیت الدعا میں شامل ہو گئیں۔ ایک خادمہ بچی نے مجھے کہنیاں ماریں اور اپنا منہ ڈوپٹے سے لپیٹ لیا۔ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کی ہدایت کے مطابق میں وہاں نفل پڑھنے لگی تھی اور اپنے ساتھ دیہاتی عورتوں کو بھی لے گئی تھی۔ وہاں یوں ہوا۔ حضرت صاحب نے اس خادمہ بچی اور اس کی والدہ کو بلایا۔ اور اس بچی کو فرمایا کہ میں حیران تھا کہ حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ نے جو بہت نیک آدمی ہیں تجھے طلاق کیوں دی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم میں نقص تھا۔ تم متکبر تھیں اور تمہارے تکبر کی وجہ سے انہوں نے طلاق دے دی تھی۔ (........) دیکھو یہ کتنی دور سے چل کر آتی ہیں اور بیت الدعا میں نوافل پڑھتی ہیں۔ تم تو ایسی جگہ میں رہتی ہو اور تمہیں زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔ لڑکی نے یہ عذر کیا تھا کہ ان عورتوں کے سر سے گھی لگانے کی وجہ سے بو آتی تھی۔ لڑکی کی والدہ نے حضرت صاحب سے معافی مانگی۔

(ملک صلاح الدین صاحب کی ایک کتاب سے ماخوذ)

قرآن شریف نے دعا کے دو پہلو بیان کئے ہیں۔ ایک پہلو میں اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور دوسرے پہلو میں بندے کی مان لیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کینیا / پاکستان

کینیا کے ہائی کمشنر بی۔ کے۔ کیلونے کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے پریذیڈنٹ احمد عبدالستار سے ایک میٹنگ میں کینیا کی بعض ضروریات کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں سرجری کے اور فارمیسی کے معاملات میں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کینیا کے ہائی کمشنر نے مقامی تاجروں اور سرمایہ کاروں کو بتایا کہ ان کے ملک میں سرمایہ کاری خاصی مفید ہو سکتی ہے۔ کینیا پبلک انٹرپرائز کو ایک نیا رخ دے رہا ہے۔ اور امید ہے کہ دیگر ممالک کا سرمایہ خاصا مفید ثابت ہو گا۔ حکومت نے نیروبی سٹاک ایکسچینج سیکورٹیز دیگر ممالک کے سرمایہ کاروں کے لئے قائم کر دی ہے۔ اسی طرح انوسٹمنٹ پروموشن سنٹر بھی۔ ہائی کمشنر نے کہا کہ انوسٹمنٹ پروموشن کونسل بھی قائم کی گئی ہے تاکہ سرمایہ کاری کی سکیموں پر غور کیا جا سکے۔ اگرچہ اس کے علاوہ ایکسپورٹ پروسیسنگ زونز بھی موجود ہیں۔

☆ ○ ☆

اسرائیل / اردن

گزشتہ دونوں اسرائیل اور اردن کے درمیان امن کا معاہدہ طے پا گیا تھا۔ جس پر شاہ حسین اور وزیر اعظم یزک رابین نے دستخط کئے تھے۔ اگرچہ یہ معاہدہ اس خیال سے طے پایا تھا کہ دونوں ممالک اس سے فائدہ اٹھائیں گے لیکن اردن میں اکثر لوگوں نے کھل کر اور بعض لوگوں نے دبی زبان میں اس کا اظہار کیا کہ ہمیں اسرائیل کے ساتھ ایسا کوئی معاہدہ نہیں کرنا چاہئے۔ اب اردن کا پہلا سفیر اسرائیل پہنچ چکا ہے اور اس سفیر نے وہاں ایک ہفتہ کے قیام کے بعد بتایا ہے کہ معاہدہ کی اہمیت اور افادیت کو سمجھنے والے اردنی بہت کم تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اس سفیر کا نام مروان معاشر ہے۔ ان کے مطابق اگرچہ کسی قدر اردن میں تبدیلی تو آئی ہے لیکن بہت کم۔ بہر حال جن لوگوں میں تبدیلی آئی ہے وہ اس کی مخالفت ترک کر کے اب اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمیں انتظار کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ اسرائیل کی طرف سے کیا ردعمل ہوتا ہے۔ اردنی چاہتے ہیں کہ اسرائیل فوری طور پر یا جلد از جلد فلسطینیوں کو آزادی دے۔ اسرائیلی ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

یہ تو ہو سکتا ہے کہ آہستہ آہستہ فلسطینیوں کو ان کا تمام علاقہ مل جائے لیکن اس پر خاصا وقت لگے گا۔ مروان معاشر نے کہا کہ جہاں تک اردن کی حکومت کا تعلق ہے ہم اس طے شدہ معاہدہ کو پوری طرح نبھائیں گے لیکن ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ اکثریت ہمارے لوگوں کی ایسی ہے جو اسے پوری طرح نہیں مان رہی۔ ان کے جذبات فلسطینیوں کے لئے شدت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ انہیں اس بات کی بھی خواہش ہے کہ اردن میں جو فلسطینی مہاجر رہ رہے ہیں ان کو کہیں اور بسایا جائے۔ اسی طرح مشرقی یروشلم کو عربوں کے حوالے کیا جائے۔ معاشر نے کہا کہ گرم جوشی والا امن کا معاہدہ چاہتے ہیں۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ہم مشکل حالات میں سے گزر رہے ہیں۔ ہمیں عالمی برادری کی مدد کی ضرورت ہے ہمیں بہت سا روپیہ چاہئے معاشر کا کہنا ہے کہ اردنیوں کا خیال تھا کہ معاہدہ ہوتے ہی انہیں بہت کچھ مل جائے گا۔ ان کے قرضے ادا ہو جائیں گے اور ان کی بڑی بڑی سکیموں پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

☆ ○ ☆

گندم - چاول / نئی قسم

بتایا گیا ہے کہ اٹامک انرجی ایگریکلچر اینڈ ریسرچ سنٹر ٹنڈوجام نے نہایت کامیابی کے ساتھ گندم اور چاول کی دو نئی قسمیں تیار کی ہیں۔ امید ہے کہ یہ دونوں قسمیں اگلے سال زمیندار حضرات کو تقسیم کی جا سکیں گی۔

گندم کے لئے نئی قسم کو کرن۔93۔ کا نام دیا گیا ہے اور چاول کی نئی قسم کو خوشبو۔95۔ کہا جائے گا۔ ان دونوں قسموں کو گزشتہ سوموار کے روز ڈاکٹر برکت علی سمرو جو پاکستان سنٹرل کاٹن کمیٹی منسٹری آف فوڈ اینڈ ایگریکلچر کے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ کی صدارت میں زیر بحث لایا گیا۔ ان کی آخری منظوری تو پروانشل سیڈ کونسل سندھ سے لی جائے گی۔ اس کونسل کے سربراہ سندھ کے وزیر برائے زراعت مراد علی شاہ ہیں۔

اس منظوری کے بعد یہ نمونے سندھ گورنمنٹ کو دے دیئے جائیں گے تاکہ وہ ان پر عمل درآمد کر سکیں۔ ڈائریکٹر اٹامک انرجی ایگریکلچر ریسرچ سنٹر ٹنڈوجام سندھ ڈاکٹر خوشنود۔ اے۔ صدیقی نے بتایا ہے کہ کرن 95 گندم سندھ میں بہت زیادہ پیداوار دے گی اور شورہ زمینوں کو بھی برداشت کر لے گی۔ انہوں نے کہا کہ جب یہ بیج بویا جائے گا تو سندھ میں ایک زرعی انقلاب آ جائے گا۔ ڈاکٹر خوشنود جو چیف سائنٹفک آفیسر پاکستان اٹامک انرجی کمیشن ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ مارجنل زمینوں پر بھی اب یہ گندم اگائی جائے گی۔ جہاں زمین شورہ ہے اور دلدلی بھی۔ وہ سائنس دان جو اے۔ ای۔ اے۔ آر۔ سی۔ کے لئے کام کر رہے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں خاصی محنت کی ہے۔

طالبان کا کردار

افغانستان کی سیاست میں جب طالبان نے قدم رکھا تو عالمی ذرائع ابلاغ میں ان کی خاصی پذیرائی کی گئی اور ان کو امریکہ اور پاکستان کا ایجنٹ بھی کہا گیا۔ ان کی مزعومہ کامیابیوں کے غیر معمولی چرچے بھی کئے گئے اور یوں نظر آتا تھا کہ گویا مستقبل قریب میں افغانستان پر طالبان کی حکومت ہو گی۔

لیکن چند ماہ کے بعد جب طالبان کو ابتدائی فوجی معرکوں سے واسطہ پڑا اور صدر برہان الدین ربانی کی افواج سے ان کا ٹکراؤ ہوا تو طالبان شکست کھا کر بھاگے۔ اس کے بعد اگرچہ ان کو جزوی کامیابیاں بھی ہوئیں لیکن ان کی شکستوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ وہ کابل کے دروازے پر آکر بیٹھے تھے گویا اگلے دن قابض ہو جائیں گے لیکن صدر کی افواج نے ان کو کامیابی سے پیچھے دھکیلنا شروع کر دیا۔ اور اب یہ کہا جا سکتا ہے کہ طالبان کا طلسم دھواں بن کر اڑ چکا ہے۔

اس کیفیت سے جو صورت حال سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ افغانستان کی سیاسی صورت حال میں کسی فوری تبدیلی کے آثار کم ہیں۔ صدر ربانی نے کابل میں اپنی فوجی اور سیاسی صورت حال کو مضبوط اور مستحکم کر لیا ہے۔ اور اب انہوں نے پاکستان کے مختلف سیاسی اور دینی رہنماؤں سے بات چیت کر کے انہیں مفاہمت کے لئے اپنا کردار ادا کرنے کی درخواست کی ہے۔

افغانی سیاست میں طالبان کا سب سے پہلا ذکر اس وقت سننے میں آیا تھا جب انہوں نے پاکستان کے تجارتی قافلے کو رہا کروایا تھا۔ اس وقت طالبان کو دینی مدرسوں کے طلباء قرار دیا گیا تھا۔ اور ان کی کارروائی پاکستان کے حق میں کارروائی تصور کی گئی تھی۔ اس کے بعد بھی طالبان کو پاکستان کا ہمنوا قرار دیا جاتا رہا۔ لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ آج صورت حال کچھ بدل گئی ہے۔ گزشتہ دنوں طالبان نے ایف آئی اے (پاکستان) کے دو اہل کاروں اور پولیس کے تین افراد کو یرغمال بنا لیا۔

طالبان کی دخل اندازی کے وقت افغانستان میں اقوام متحدہ کے نمائندے محمود مستیری کی کوششوں سے امن منصوبہ تکمیل کے آخری مراحل میں تھا۔ لیکن بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ صدر ربانی جو کہ پہلے ہی اقوام متحدہ کے امن منصوبے کو نت نئے بہانوں سے ٹالنے کی کوشش کر رہے تھے' انہوں نے طالبان کے تازہ بہانے سے نئے منصوبے کو بھی ملیامیٹ کر دیا اور اقتدار کے انتقال کے لئے جو فارمولا طے ہوا تھا۔ اس میں طالبان کی شرکت کے حوالے سے بات چیت کو ختم کر دیا گیا۔

اب طالبان کی گلبدین حکمت یار کی حزب اسلامی سے اتحاد کی کوششیں بھی جاری ہیں اور ساتھ ساتھ انہوں نے صدر برہان الدین ربانی سے بھی اتحاد کے دروازے بند نہیں کئے۔ گویا کہ اب طالبان کا کردار بھی افغانستان کی دیگر جماعتوں کا سا ہو گیا ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد اور لڑائی دونوں کاموں میں عرصہ کئی سال سے مصروف ہیں۔ اور خدا جانے اور کتنا عرصہ مصروف رہیں گے۔

☆ ○ ☆

سری لنکا میں امن ایک بار پھر خطرات میں

سری لنکا کی موجودہ حکومت جو کہ دو خواتین پر مشتمل ہے' یعنی صدر مادام کمارا چندریکا اور وزیر اعظم مسز بندرانائیکے۔ ان دونوں کی حکومت کے آغاز سے ہی سری لنکا میں اچھی خبریں سننے کو ملنی شروع ہو گئی تھیں اور تامل باغیوں کے ساتھ گیارہ سالہ خانہ جنگی کے ختم ہونے کے آثار نظر آنے شروع ہو گئے تھے۔ اور ایک کے بعد دوسرے مرحلے پر بات چیت کامیابی سے جاری تھی۔

لیکن اب یہ خبر ملی ہے کہ شمالی سری لنکا میں تامل علیحدگی پسندوں نے فوجی کیمپ پر حملہ کر کے ۲۷۔ افراد کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا ہے سری لنکا کی وزارت دفاع کے مطابق "تامل ایلام لبریشن ٹائیگرز" نے جافنا میں واقع اس فوجی کیمپ پر صبح کے وقت حملہ کیا۔

بتایا گیا ہے کہ تامل گوریلوں کا یہ حملہ دراصل سرکاری فوجوں کی اس کارروائی کا جواب تھا جس میں ۱۸ علیحدگی پسند تاملوں کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔

سری لنکا کے فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ تامل علیحدگی پسندوں کی طرف سے پولیس سٹیشن پر بھی ایک حملے میں ایک پولیس اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ ترجمان کے مطابق علیحدگی پسندوں نے جافنا میں واقع فوجی ائربس پر بھی حملہ کیا۔ ترجمان نے بتایا کہ یہ علیحدگی پسند گوریلے چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر سوار ہو کر آئے تھے۔

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے ان کو ہر طرف سے اوپر سے اور نیچے سے رزق دونگا۔ پھر فرمایا ہے کہ (-) رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں۔ وہ اس سے بالاتر ہے۔ یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت ساری رکاوٹیں اس کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم خواجہ مجید احمد صاحب (جال جو منی) ابن مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ فرزانہ کوثر صاحبہ بنت مکرم محمد ابراہیم بٹ صاحب جڑانوالہ (فیصل آباد) بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر مکرم ضیاء اللہ ظفر صاحب مربی سلسلہ نے بیت الاسلام فیکٹری ایریا ربوہ میں مورخہ ۹۵-۴-۱۵ کو پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

تقریب رخصتانہ

○ مکرم ظفر اقبال صاحب ابن مکرم عبدالواحد صاحب حیدری چوک نارنگ منڈی کا نکاح ہمراہ محترمہ امتہ المتین صاحبہ بنت عطاء الکریم مبشر صاحب رچنا ٹاؤن شاہدرہ لاہور مورخہ ۲۳- مارچ ۹۵ء کو مکرم میر عبدالمجید شاہد صاحب نے مبلغ ۲۰ ہزار روپے حق مہر پر شاہدرہ لاہور میں پڑھا۔ بارات نارنگ منڈی لاہور سے آئی تھی اور اسی روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم مستری اللہ رکھا صاحب نے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ ۲۴- مارچ ۹۵ء کو نارنگ منڈی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت اور غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم یوسف سلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ کا بیٹا حسان کامران جو وقف نو میں شامل ہے۔ کچھ دنوں سے ڈائریا کی وجہ سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے عزیز کی صحت و سلامتی والی زندگی کے لئے اور نیک خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم منور اقبال احمد خان صاحب امیر ضلع لیہ لکھتے ہیں۔

عزیز شعیب عرفان قیصرانی عمر ۱۴ سال جو کہ Livbrcarcinoma میں مبتلا ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست ہے۔

○ مکرم شیخ نعیم مظہر صاحب نعیم سٹوڈیو اقصیٰ چوک ربوہ کی والدہ محترمہ فہمیدہ اکرام صاحبہ بیوہ مکرم شیخ قدرت اللہ صاحب تقریباً ایک ماہ سے مختلف عوارض کے باعث بیمار ہیں۔ ایک ہفتہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رکھا گیا لیکن تاحال افاقہ نہیں ہوا۔ کمزوری بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

ٹھیکہ کھال قربانی

○ قربانی کی کھالوں کی خرید کے خواہش مند ٹھیکیداران اپنے ٹنڈر مورخہ ۶ مئی ۱۹۹۵ء شام تک زیر دستخطی کے نام ارسال کریں۔ ٹنڈر مورخہ ۷ مئی ۱۹۹۵ء کو ساڑھے سات بجے شام دفتر صدر عمومی میں کھولے جائیں گے۔ زیر دستخطی کو اختیار ہو گا کہ ٹینڈر وجہ بتائے بغیر منسوخ کردے۔

شرائط موقع پر طے کی جائیں گی۔ کامیاب ٹھیکیداران کھالیں محلہ جات سے مقررہ مراکز سے خود اٹھانے کا پابند ہو گا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان گمشدگی

○ مورخہ ۹۵-۴-۲۸ بروز جمعہ دارالعلوم غربی سے گولبازار جاتے ہوئے کچھ نقدی گر گئی ہے جس دوست کو ملے براہ کرم رانا محمد قاسم دارالعلوم غربی الف مکان نمبر ۴/۲۳ یا دفتر الفضل ربوہ کو پہنچادیں۔

امراء اضلاع ' صدران' مربیان' معلمین سلسلہ کی خدمت میں

○ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کے لئے حضرت صاحب کے ارشادات کی روشنی میں تحریر ہے کہ:-

۱- امیدوار کے لئے فرسٹ ڈویژن میٹرک ہونا ضروری ہے۔ تاہم فرسٹ ڈویژن سے کم نمبر لینے والوں کے لئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائے گا۔ جس کے بعد امتحان ہو گا۔ اور Apptitude Test ہو گا۔ اس میں کامیابی کی بناء پر امیدواروں کا داخلہ کنفرم ہو گا۔

۲- امیدوار انٹرویو بورڈ کے تحریری اور زبانی امتحان میں پاس ہو۔

۳- کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

۴- مقامی امیر کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

۵- میٹرک پاس امیدوار کی عمر حد ۱۷ سال اور ایف اے / ایف سی پاس کے ۱۹ سال ہو گی۔

۶- امیدوار کے تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہو۔ (تفصیلی طبی معائنہ انٹرویو کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہو گا۔)

امراء اضلاع صدران مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ مہربانی اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ اس سلسلہ میں خطبات اور دیگر ذرائع سے جماعت کے ذہین۔ ہونہار۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں اور اپنی مساعی سے دفتر ہذا کو بھی مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(نوٹ) داخلہ کے انٹرویو کی معین تاریخ کی بعد میں اطلاع کی جائے گی۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

سیکرٹریان اور والدین واقفین نو متوجہ ہوں

○ (۱) جو والدین نیا وقف کریں وہ فارم پر یہ ضرور تحریر کریں کہ بچے کے وقف کرنے کا ارادہ قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش۔

(۲) سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم جلد از جلد پر کر کے بھجوائیں خاص طور پر ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش کا خانہ ضرور پر کریں۔

(۳) جن والدین کو ابھی تک سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم موصول نہیں ہوئے وہ وکالت وقف نو کو عام خط کے ذریعہ جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ ان کا ارادہ وقف قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش؟

وکالت وقف نو

عطیہ بد گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ للہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر ۲۰۸- ۳/ ۵۵۰۴ معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمادیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

ایمبولینس سروس

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ خدمت خلق کے تحت ایک ایمبولینس سروس شروع کی گئی ہے جو بوقت ضرورت چوبیس گھنٹے رعائتی کرایہ پر میسر ہو گی۔ دن کے اوقات میں یہ ایمبولینس احاطہ فضل عمر ہسپتال میں اور رات ۹ بجے کے بعد ایوان محمود میں موجود ہو گی اگر کسی مریض کے لئے دن کے اوقات میں ایمبولینس کی ضرورت ہو تو فون نمبر ۱۱۵ یا ۹۷۰ پر ہسپتال اور رات کے وقت فون نمبر ۲۱۲۳۴۹ پر ایوان محمود میں رابطہ قائم کریں۔

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۰۲۴ میں زبیدہ بیگم زوجہ محمد نسیم احمد قوم ٹھاکر راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۵۶۵ گ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر دس ہزار روپے بذمہ خاوند اور زیورات طلائی چار تولے مالیتی بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ اڑھائی سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زبیدہ بیگم چک نمبر ۵۶۵ گ۔ب P.O خاص ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر ۱ محمد اسلم سیکرٹری اصلاح و ارشاد چک نمبر ۵۶۵ گ۔ب گواہ شد نمبر ۲ ظفر اللہ خان مربی سلسلہ۔

بقیہ صفحہ ۱

ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و سلم فرماتے ہیں' تم سبک سر بنو گے تو خدا کے حضور تمہارا سر بلند ہو گا۔ اس کو عظمت نصیب ہو گی۔

(از خطبہ ۱۱- نومبر ۱۹۹۴ء)

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 3- مئی-1995ء
گرمی کا آغاز ہو گیا ہے
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ یورپی ممالک کی تنظیم یورپین یونین نے ایران کے خلاف امریکہ کی اقتصادی اور تجارتی پابندیاں مسترد کر دی ہیں۔ یورپی یونین کا کہنا ہے کہ یکطرفہ پابندیوں کا نفاذ مناسب نہیں ہے۔ مسئلے کا حل بات چیت کے ذریعے ہونا چاہئے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل ایران نے کہا تھا کہ اگر امریکہ نے اقتصادی پابندیاں عائد کیں تو اس سے خود امریکہ اور یورپی ممالک کو ہی زیادہ نقصان پہنچے گا۔ ایران نے کہا تھا کہ اب وہ خود کفالت کی اس منزل پر پہنچ گیا ہے جہاں اسے تجارتی اور اقتصادی پابندیوں کا زیادہ خطرہ نہیں ہے۔

○ فرانس نے مشرقی بیت المقدس کے علاقے میں ۵۳ ہیکٹر رقبے پر اسرائیل کے قبضے سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ فرانس نے کہا ہے کہ اس اقدام سے بیت المقدس کی عالمی حیثیت اور فلسطین اسرائیل امن سمجھوتہ متاثر ہوں گے۔ اردن نے بھی مشرقی بیت المقدس پر اسرائیل کے قبضے کی مذمت کی ہے۔ اسرائیل کے وزیراعظم مسٹر رابین امریکہ کے دورے پر روانہ ہو گئے ہیں جہاں ان کی خصوصی کوشش یہ ہے کہ شام اور اسرائیل کے درمیان معطل شدہ امن مذاکرات کو جلد دوبارہ شروع کروایا جاسکے۔

○ جنوبی افریقہ کے صدر مسٹر نیلسن منڈیلا قاتلانہ حملے میں بال بال بچ گئے۔ ڈربن میں یوم مئی کی تقریب سے خطاب کے دوران ان پر فائرنگ کی گئی۔ انہوں نے تقریر ختم کر دی اور سخت حفاظتی انتظامات میں وہاں سے روانہ ہو گئے۔

○ کروشیا کی فوج نے مغربی سلوونیہ کے علاقے میں اپنے تمام علاقوں پر کنٹرول دوبارہ حاصل کر لیا ہے۔ سینکڑوں سرب فوجیوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ یہ علاقے ۱۹۹۱ء سے سربوں کے کنٹرول میں تھے۔ کروشیا کی فوج نے پیر کے روز کارروائی شروع کی۔ اس کارروائی میں بڑی تعداد میں افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔ سربوں نے اس کارروائی کے جواب میں کروشیا کے دارالحکومت زغرب پر میزائیل پھینکا جس سے ۵۔ افراد ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ جس وقت میزائیل پھینکا گیا اس وقت شہر کی سڑکوں پر ٹریفک کا ہجوم تھا جس کی وجہ سے متعدد گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ ریڈ کراس نے فریقین سے اپیل کی ہے کہ وہ جنگ کے دوران شہری آبادیوں پر حملے نہ کریں۔

○ چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی میں کرفیو کے باوجود لڑائی جاری ہے اور روس اور چیچن فوجوں کے درمیان شدید جھڑپوں کی اطلاعات ملی ہیں۔ روس نے اس شہر میں گزشتہ دنوں دو ماہ کے لئے کرفیو نافذ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ جھڑپوں میں ۳۔ روسی فوجی ہلاک اور ۸۔ زخمی ہوئے ہیں۔ چیچن فوجیوں نے روس کے ایک بکتر بند دستے پر جو شہر میں داخل ہو رہا تھا اچانک حملہ کر دیا۔

○ جاپان کے وزیراعظم چین کے دورے پر بیجنگ پہنچ گئے ہیں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے بھی تقسیم سندھ کے مطالبے کی حمایت کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب کے علاوہ پاکستان کا کوئی حصہ اپنے بل بوتے پر علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ باہر والا صرف کراچی نہیں بہت کچھ علیحدہ کرائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بہتر انتظامی صلاحیت کے لئے صوبہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ کراچی میں فسادات کی بنیاد انکل دادا پیر نے رکھی اسے مرکز کے سپرد کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ختم ہونے سے تخریب کاری ختم ہو جائے گی۔

○ بلدیاتی انتظام کا پورا ڈھانچہ تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ضلعی اسمبلیاں بنائی جائیں گی۔ تمام اہم اختیارات اسے حاصل ہوں گے۔ پنجاب کابینہ نے آرڈیننس کی منظوری دے دی ہے۔ انتخابات کی تاریخ کا اعلان وزیر اعلیٰ کریں گے۔ غیر جماعتی انتخابات کے تحت قائم ہونے والے ان اداروں کی مدت ۵ سال ہو گی۔ ۲۱۔ سال یا اس سے زائد عمر کے افراد ووٹ ڈال سکیں گے۔ ویلج اور محلہ کونسلوں کا نیا سسٹم متعارف کرایا جائے گا۔ سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والا چیئرمین ہو گا۔ جو ضلع کونسل میونسپل کارپوریشن' یا میٹروپولیٹن کارپوریشن کا ممبر بھی ہو گا۔ حلقوں کی حد بندی ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے تحت کی جائے گی۔ تمام بلدیاتی اداروں میں خواتین کے براہ راست انتخاب کے لئے ایک تہائی نشستیں رکھی جائیں گی۔

○ ۲۵۔ بچوں کے مبینہ اغوا کے ڈرامے کا ڈراپ سین دلچسپ انداز میں ہو گیا شرارتی بچے نے پولیس کو پاگل بنا دیا۔ فوج کے اہلکاروں نے سچ اگلوا لیا۔ پولیس اور حساس ادارے کے اہلکار گوگیرہ کے جنگلوں میں اور غاروں کو کھنگالتے رہے۔ لیکن بچے نہ ملے۔ بچے کے آگے ہاتھ جوڑے گئے کہ سچ بتا دو۔ لیکن وہ کہتا رہا میں سچ بول رہا ہوں۔ آخر طارق کے باپ کی یونٹ کے اہلکاروں نے بچے سے تفتیش کی تو اس نے سچ اگل دیا۔ اور کہا مجھے محلے کے ایک لڑکے نے بھگایا تھا۔ پولیس کے ڈر کی وجہ سے میں جھوٹی کہانی سنائی ڈی ایس پی سی آئی اے نے کہا کہ اتنا چالاک بچہ پہلے نہیں دیکھا کمال کی اداکاری کی۔

○ ایرانی آرمی چیف نے کہا ہے کہ ایرانی فوجیں امریکہ سے جنگ کے لئے تیار ہیں۔ تصادم اب ناگزیر ہے۔ ہم فیصلہ کن حملے کریں گے۔

○ سارک ممالک جنوبی ایشیا کو آزاد تجارتی علاقہ بنانے پر متفق ہو گئے۔ علاقے کی اقتصادی ترقی کے لئے ترقیاتی فنڈ کے قیام کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ راولپنڈی میں شہریوں نے ڈکیتی کی کوشش ناکام بنا دی۔ دو ڈاکو ہلاک اور کانسٹیبل سمیت تین شہری جاں بحق ہو گئے۔ مسلح ڈاکو صبح گیارہ بجے راجہ بازار نیشنل بینک میں گھسے گن پوائنٹ پر کیش لوٹا۔ پولیس کانسٹیبل نے مزاحمت کی تو ڈاکوؤں نے برسٹ مار دیا۔ ایک دکاندار کے ملازم نے ڈاکوؤں سے کیش چھین لیا۔ ڈاکوؤں نے اسے بھی گولیاں مار دیں۔ ایک ٹیکسی ڈرائیور نے ڈاکو پر قابو پا لیا۔ دیگر ڈاکو فائرنگ کے تبادلہ میں زخمی ہو گئے۔ دو ہسپتال میں جاں بحق ہو گئے۔

○ اپوزیشن کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے کو "ڈی فیکٹو سپیکر" کہنے پر ایوان میں شور پڑ گیا۔ مسٹر وصی ظفر نے کہا کہ جو ممبر سپیکر کو نہ مانے اسے ایوان میں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں۔

○ حیدر آباد میں امن قائم نہ ہو سکا۔ ساتویں روز بھی شہر میں مکمل سناٹا رہا۔ یکم مئی کو چند دکانیں کھلیں مگر شرپسندوں نے ہوائی فائرنگ کر کے دکانیں بند کرا دیں۔ لطیف آباد میں پولیس چوکی پر بھی حملہ کیا گیا

مرض اٹھرا کے مشہور معالج حکیم نظام جان کے فرزند کے
دواخانہ حافظ صحت اوکاڑہ
کو خدمت کا موقع دیں۔ خالص اجزاء سے تیار شدہ ادویہ آپکو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی۔
اٹھرا کی گولیاں، زوجام عشق، ایچ کے این اولاد نرینہ وغیرہ۔ حکیم عطاء الرحمن علوی
دواخانہ حافظ صحت کوٹ نہال سنگھ سٹریٹ اوکاڑہ

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ نمبر 18/1 دارالصدر شرقی عقب ہسپتال ربوہ رقبہ ۱۵ مرلے
رابطہ کے لئے
ملک شاہد حسین فون: 212106
ربوہ

بچوں کی ادویات

	قیمت	
DWARFISHNESS COURSE	120/-	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	40/-	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	30/-	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	45/-	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	75/-	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	15/-	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20/-	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20/-	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر بجوہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ پاکستان
فون آفس: 771 کلینک: 606
سیلز: 211283 فیکس: 212299

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز
انور گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب مرحوم

نصرت جہاں اکیڈمی میں
(برائے طلباء و طالبات)
سپوکن انگلش کورس
(بوقت سہ پہر 4½ تا 6½ بجے)
اعتماد اور کامیابی سے پڑھیئے۔ مزید معلومات کے لئے ٹیلی فون 212421
(پروفیسر راجہ نصر اللہ خاں)

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634